قسط (۵) (گذشتہ سے پیوستہ)

عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان

جناب خورشید احمد صاحب فارق صدر شعبۂ عربی و فارسی دلی یونیورسٹی دہلی۔

شادی بیاہ

بیرونی[1]:-

شادی بیاہ سے متعلق ہر قوم میں کچھ رسمیں ہوتی ہیں، خاص طور سے ان اقوام میں جن کا عمل شریعت اور الٰہی ضابطوں پر ہوتا ہے

ہندوؤں کے ہاں شادی بچپن میں ہوتی ہے اس لئے والدین خود بچوں کا عقد کرتے ہیں، برہمن قربانی کی رسمیں انجام دیتے ہیں۔ ان کو اور دوسرے مستحق لوگوں کو خیرات دی جاتی ہے اور گا بجا کر خوشیاں منائی جاتی ہیں لڑکے کی طرف سے لڑکی کا مہر نہیں باندھا جاتا بلکہ لڑکا حسب حیثیت لڑکی کو تحفے تحائف (بَری) دیتا ہے جن کا واپس لینا جائز نہیں اِلّا یہ کہ لڑکی شوہر کے دیے ہوئے تحفے خوشی سے اس کو ہبہ کردے۔

ہندوؤں میں طلاق نہیں ہے اس لئے میاں بیوی موت سے پہلے الگ نہیں ہو سکتے۔ مرد چار تک شادیاں کرسکتا ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں لیکن اگر چار میں سے کوئی مرجائے تو اس کی جگہ پر کی جاسکتی ہے...

ہندوؤں کے معاشرے میں شادی کے معاملہ میں غیروں کو رشتہ داروں پر ترجیح دی جاتی ہے اور دور کا رشتہ قریبی رشتہ دار سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اولاد، اولاد کی اولاد کی لڑکیوں نیز ماں، نانی، دادی اور ان کی ماؤں سے شادی قطعاً حرام ہے۔ اسی طرح بہن بھانجی، پھوپھی، خالہ اور ان کی بیٹیوں سے بھی شادی نہیں ہوسکتی لیکن پانچ پیڑھیوں کے بعد حرمت زائل ہوجاتی ہے اور صرف کراہت باقی رہ جاتی ہے۔

---

[1] کتاب الہند صفحہ ۲۰۸

بعض ہندو فقیہ ہر ذات کے لئے بیویوں کی تعداد الگ الگ مقرر کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک برہمن چار شادیاں کر سکتا ہے، چھتری تین، ویش دو اور شودر صرف ایک۔ ہر ذات کے لئے اپنی برادری اور اس سے فروتر ذات کی عورتوں سے شادی جائز ہے لیکن اپنے سے اونچی ذات میں شادی کرنا ممنوع ہے۔ اولاد ماں کی ذات کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ مثلاً برہمن کی عورت اگر برہمن ہے تو اس کی اولاد بھی برہمن ہوگی اور اگر شودر ہے تو اولاد بھی شودر ہوگی۔ ہمارے ہم عصر برہمن اگرچہ ان کے لئے دوسری ذاتوں میں شادی جائز ہے تاہم عملاً اپنی ہی ذات میں شادی بیاہ کرتے ہیں۔

ستی

جب عورت کا شوہر مر جائے تو وہ دوسری شادی نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک یہ کہ عمر بھر بیوہ رہے یا آگ میں جل کر ستی ہو جائے اور یہی صورت مرجح ہے کیونکہ شوہر کے بعد ساری عمر کی مصیبت سے اس طرح چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

ہندو راجاؤں کا دستور ہے کہ ان کے بعد ان کی رانیاں ستی ہو جاتی ہیں خواہ وہ چاہیں یا نہ چاہیں۔ ستی ہونے کا مقصد یہ ہے کہ وہ جنسی لغزش سے محفوظ رہیں جس کی شاذ و نادر ہی نوبت آتی ہے۔ شاہی گھرانے کی صرف بوڑھی بیوائیں اور بال بچے دار عورتیں جن کی اولاد ان کی کفالت کے لئے تیار ہوتی ہونے سے بچ سکتی ہیں۔

حلال و حرام[1]

عیسائیوں اور مانویوں[2] کی طرح ہندوؤں کے مذہب میں بھی جان لینا ممنوع ہے لیکن چونکہ عام لوگوں میں گوشت سے رغبت پائی جاتی ہے اس لئے انھوں نے تحریمی حکم کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ عملاً گوشت سے اجتناب صرف برہمنوں کے لئے مخصوص ہو کر رہ گیا ہے جن کو مذہب سے گہرا واسطہ ہے اور جن کو

[1] کتاب الہند ص۲۷۶-۲۷۸

[2] فارسی پیغمبر مانی کی پیرو

مذہب اتباعِ شہوت سے روکتا ہے ... گوشت خور ہندوؤں کے لئے بعض جانوروں کا گلا گھونٹ کر مارنا مباح ہے طبعی موت مرنے والے جانوروں کا گوشت جائز نہیں۔ جن جانوروں کا گوشت جائز ہے وہ یہ ہیں:

بکری، بھیڑ، ہرن، خرگوش، گینڈا، بھینس، مچھلی، خشکی اور دریا کے پرند جیسے چڑیا، فاختہ، تیتر، کبوتر، مور اور ایسے جانور جن کی حرمت کی تصریح نہ کی گئی ہو اور جن کا گوشت کھانے سے دل کو کراہت بھی نہ ہوتی ہو۔

وہ جانور جن کا گوشت صراحۃً ممنوع قرار دیا گیا ہے یہ ہیں:

گائے، گھوڑا، خچر، گدھا، اونٹ، ہاتھی، مرغی، کوا، طوطا اور مینا[۱]۔ ان کا انڈا بھی حرام ہے۔

ہندوؤں کے مذہب میں شراب خوری جائز نہیں۔ البتہ شودر شراب پی سکتا ہے لیکن جس طرح گوشت بیچنا شودر کے لئے ممنوع ہے اسی طرح شراب فروشی کی بھی اس کو اجازت نہیں ہے

بعض ہندو علماء کی رائے ہے کہ مہابھارت سے پہلے گائے کا گوشت جائز تھا اور بعض قربانیوں میں گائے ماری بھی جاتی تھی۔ لیکن مہابھارت کے بعد جب فرائض کی انجام دہی میں لوگوں سے کوتاہی واقع ہونے لگی تو گائے حرام کر دی گئی......

بعض دوسرے اہلِ نظر ہندوؤں کو میں نے کہتے سنا کہ حرمت کی وجہ یہ ہے کہ برہمنوں کو گائے کے گوشت سے نقصان ہوا، ہندوستان کی آب وہوا گرم ہے اور یہاں اندرونی جسم ٹھنڈا رہتا ہے اور حرارتِ عزیزی نیز ہاضمہ کمزور۔ ان دونوں کو وہ کھانے کے بعد پان اور چھالیہ چبا کر تقویت پہنچاتے ہیں۔ پان اپنی گرمی سے حرارتِ عزیزی کو ابھارتا ہے اور چونا رطوبت خشک کرتا ہے۔ سپاری دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے اور معدہ کو سدھارتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ گائے کی حرمت کا سبب ان دو میں سے کوئی ایک تھا

معاشی مصلحت ۔ گائے (مراد بیل) ایک ایسا جانور ہے جو سفر کے وقت سامان اور بھاری چیزیں اٹھا کر لے جاتا ہے اور زمین جوتتا ہے۔ گائے دودھ دیتی ہے جس سے مختلف کھانے کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اس کے گوبر سے اپلے تھوپے جاتے ہیں اور جاڑوں میں اس کی سانس تک سے گرمی حاصل کی

---

[۱] متن میں شارک بروزن ناوک ہے جس کے بارے میں مولف برہان قاطع لکھتا ہے کہ وہ ایک کالا پرندہ ہے جو طوطی کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں مینا پر یہ تصریح صادق آتی ہے۔

جاتی ہے۔ اتنے جامع فوائد والا جانور ہونے کے باعث اس کا مارنا ممنوع کردیا گیا ہے جس طرح کہ گورنر عراق حجاج بن یوسف (م ۹۵/ ۷۱۳ء) نے گاؤکشی اس وقت بند کرادی تھی جب اس کو معلوم ہوا کہ گائے کی قلت تعداد کی وجہ سے عراق کی زراعت تباہ ہوتی جا رہی ہے۔[1]

مجھے بتایا گیا ہے کہ ہندوؤں کی بعض کتابوں میں ہے کہ تمام اشیا کی حیثیت یکساں ہے اور حلال وحرام ہونے میں سب چیزیں برابر ہیں۔۔۔۔۔ ان کی کتابوں میں مَیں نے خود بھی اسی طرح کا مضمون پڑھا ہے لیکن اس اصول پر عمل وہ روشن دماغ علماء ہی کر سکتے ہیں جن کی نظر میں برہمن اور چنڈال دونوں برابر ہیں جب وہ روشن ضمیری کے اس درجے پر پہنچ جاتے ہیں تو ان کی نظر میں سب اشیاء برابر ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ حلال چیزوں سے وہ مستغنی ہو جاتے ہیں اور حرام سے ان کو رغبت نہیں رہتی۔ لیکن وہ لوگ جو جہالت کے غلبہ کے باعث ہر اچھی بری چیز کی طرف لپکتے ہیں، ان کے لئے بعض چیزیں قانوناً حلال اور بعض قانوناً حرام کردی جاتی ہیں۔

جرم وسزا[2]

ہندوؤں کے بنیادی اخلاقی اقدار عیسائیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ اقدار بھلائی کرنے، برائی سے بچنے، قتل سے مطلق اجتناب، چادر چھیننے والے کے پیچھے قمیص پھینکنے، ایک گال پر چانٹا مارنے والے کے سامنے دوسرا گال پیش کرنے، دشمن کو جزائے خیر دینے پر مبنی ہیں۔ میری جان کی قسم یہ نہایت عمدہ سیرت ہے لیکن دنیا والے سب کے سب فلسفی نہیں ہوتے۔ ان میں سے بیشتر جاہل اور گمراہ ہیں جن کو کوڑا اور تلوار ہی سیدھا رکھ سکتی ہے۔ اسی لیے ہندوؤں کو بھی تشدد اور سزا کا سہارا لینا پڑا۔ وہ بتاتے ہیں کہ پرانے زمانے میں جب حکومت اور جنگ دونوں کی زمام برہمنوں کے ہاتھ میں تھی تو بدنظمی پیدا ہو گئی تھی اور جرائم پھیل گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ برہمن حلم وآشتی اور نرمی کے عقلی اصولوں کے مطابق حکومت کرتے تھے لیکن یہ طریقے مفسدوں اور بدمعاشوں کو قابو میں رکھنے کے لئے موثر نہ ثابت ہو سکے اور حکومت کا سنبھالنا

---

[1] بیرونی نے دوسرے سبب کا ذکر نہیں کیا۔

[2] کتاب الہند صہ ۲۸۰ - ۲۸۱

ان کے بس سے تقریباً باہر ہوگیا لہٰذا انھوں نے خدا سے التجا کی تو برھما نے مذہبی معاملات ان کے لئے مخصوص کر دیئے اور حکومت اور جنگ کے شعبے چھتریوں کو سونپ دیئے۔ اس تبدیلی سے برہمن کی روزی سوال اور گداگری پر موقوف ہوگئی اور جرائم کی سزا دینے کا اختیار علماء کی بجائے حاکموں کو ہوگیا۔

ہندوؤں کا قانونِ قتل یہ ہے کہ اگر قاتل برہمن ہو اور مقتول غیر برہمن تو اس پر قتل واجب نہیں ہوتا بلکہ کفارہ دینا کافی ہے اور کفارہ روزہ، نماز اور خیرات کے ذریعہ ادا ہو جاتا ہے لیکن اگر مقتول بھی برہمن ہو تو اس کی سزا کا معاملہ آخرت پر چھوڑ دیا جائے گا۔ کفارہ کافی نہ ہوگا۔ کیونکہ کفارہ سے گناہ دُھل جاتے ہیں اور برہمن کا گناہِ کبیرہ کسی کفارہ سے زائل نہیں ہو سکتا۔ برہمن کا قتل جس کو برہمن ھت کہتے ہیں سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد گائے کا قتل پھر شراب پینا پھر زنا۔ خاص طور سے باپ یا گرو کی بیوی کے ساتھ، ہندو معاشرے میں برہمن یا چھتری کو قتل کی سزا نہیں دی جاتی بلکہ حاکم وقت ان کی دولت بحق سرکار ضبط کر کے اپنی قلمرو سے باہر نکال دیتے ہیں۔

غیر برہمن اور غیر چھتری اگر ایک دوسرے کو قتل کر دیں تو کفارہ سے جرم کی تلافی ہو سکتی ہے لیکن حاکم عبرت کے لئے قاتل کو موت ہی کی سزا دیتے ہیں۔

زنا، شراب

ابن رستہ[1]

ابو عبداللہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ہندوستان کے اکثر بادشاہ زنا کو جائز قرار دیتے ہیں۔ سوائے راجہ کمبوڈیا (قمار) کے۔ میں اس کی راجدھانی میں اس کے پاس ڈیڑھ سال تک مقیم رہا۔ میں نے کسی بادشاہ کو اس کی طرح شراب کے معاملے میں غیر تمند اور سخت گیر نہیں پایا۔ وہ زانی اور شرابی دونوں کو قتل کی سزا دیتا ہے۔ ہندوستان کے جتنے راجاؤں سے میں ملا اور جن جن سے میں نے تجارت کی ان میں سے کوئی بھی زیادہ شراب نہیں پیتا ہے سوائے لنکا کے راجا بھل کے۔ اس کے لئے عرب ممالک سے (بڑھیا) شراب

[1] الاعلاق النفیسہ طبع ھدی غوئے لائڈن ص ۱۳۳-۱۳۲

منگائی جاتی ہے۔

میں نے ہندوستان کے تاجروں بلکہ سارے ہندوؤں کو دیکھا ہے کہ وہ نہ تھوڑی شراب پیتے ہیں نہ زیادہ بلکہ وہ تو سرکہ تک سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان کا سرکہ پکے ہوئے چاولوں کی پیچ سے بنتا ہے۔ اس کو اتنا ترش کر لیتے ہیں کہ وہ عام سرکہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان شراب پیتا ہے تو وہ ہندوؤں کی نظروں سے گر جاتا ہے اور وہ اس کا پاس لحاظ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اس شخص کی اپنے دیس میں کوئی عزت و منزلت نہیں ہوگی جبھی وہ ایسا کام کرتا ہے۔ ہندوؤں کا شراب سے اجتناب کسی مذہبی جذبہ کا مرہون نہیں ہے[1] (باقی)

---

[1] یہ خیال صحیح نہیں بیرونی کی تحقیق رائے جس کا عنقریب ذکر آتا ہے اس خیال کی تردید کرتی ہے۔

قصص القرآن

حصہ اول: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام تک تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و واقعات۔

حصہ دوم: حضرت یوشع علیہ السلام سے لے کر حضرت یحییٰ علیہ السلام تک تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح حیات اور اُن کی دعوتِ حق کی محققانہ تشریح و تفسیر۔

حصہ سوم: اصحاب الکہف والرقیم اصحاب القریہ اصحاب السبت اصحاب الرس بیت المقدس اور یہود اصحاب الاخدود اصحاب الفیل اصحاب الجنۃ ذوالقرنین اور سدِ سکندری سبا اور سیلِ عرم وغیرہ قصص قرآنی کی مکمل و محققانہ تفسیر۔

حصہ چہارم: حضرت عیسیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء علیہما السلام کے مکمل و مفصل حالات۔

قیمت:

	طبع آفسٹ بلا جلد		مجلد	
جلد اول	بلا جلد	۱۰/-	مجلد	۱۲/-
جلد دوم	"	۴/-	"	۵/-
جلد سوم	"	۵/۵۰	"	۶/۵۰
جلد چہارم	"	۹/-	"	۱۰/-

ملنے کا پتہ

مکتبہ بُرہان اُردو بازار جامع مسجد، دہلی ۶